## عدل وانصاف

ہم پورے یقین سے کہتے ہیں کہ پاکستان ہمارا وطن ہے اس کی سلامتی ہمیں بے حد عزیز ہے۔ مدارس نے نہ پہلے اور نہ ہی اب کسی قسم کی پر تشدد پالیسیوں کو اپنایا ہے اور نہ ہی انتہا پسندی اور عدم برداشت کی تعلیم دی ہے۔ یہ ان کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش ہے ہمارا جرم صرف اتنا ہے کہ ہم نے نظریہ پاکستان کو زندہ رکھا۔ اس کی آبیاری کر رہے ہیں اور آنے والی نسلوں کو اسلام سے جوڑ رہے ہیں اسلامی اقدار کے فروغ میں یہ کردار ادا کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اصل مجرموں تک پہنچے اور جھوٹی تسلیاں چھوڑ دے تمام لبرل تعلیمی اداروں کی از سر نو تحقیق کرے۔ چھان بین کرے اور دینی مدارس کے کردار کی تحسین کرے۔

## عدل وانصاف ...... امن کی ضمانت

مثالی حکومت کے اہم فرائض میں سے ایک بلا تفریق عدل وانصاف فراہم کرنا ہے۔ ایسا عدالتی نظام ترتیب دینا جہاں بلا امتیاز رنگ ونسل' امیر وغریب' حاکم ومحکوم قانون کی بالادستی اور انصاف کا بول بالا ہو۔ ایسے قاضیوں کا انتخاب کرے۔ جن دل میں خشیت الٰہی ہو۔ مادیت پرستی اور دنیاوی چمک دمک سے بے نیاز ہوں۔ لالچ اور نفس پرستی سے خالی ہوں۔ بلاخوف وخطر عدل کریں۔ ہمارے سامنے خلفاء راشدین کا عہد ایک مثالی عہد ہے جہاں رعایا عدل وانصاف کے سائے میں زندگی بسر کرتے اور معاشرے کو عدل کے لیے نہ تو سفارش اور نہ رشوت کی ضرورت ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ حکمران بھی پر سکون زندگی بسر کرتے۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد زریں میں فارس کے حکمران نے ایک نمائندہ مدینہ منورہ بھیجا تاکہ یہاں کے سیاسی حالات کا جائزہ لے جب نمائندہ مدینہ منورہ پہنچا تو اہل مدینہ سے سوال کیا۔ **این ملککم؟** تمہارا بادشاہ کہاں ہے۔ تو لوگوں نے جواباً کہا کہ ہمارا بادشاہ نہیں امیر ہوتا ہے۔ اب وہ امیر کی تلاش میں نکلا اس نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو دھوپ میں زمین پر سوتے ہوئے پایا آپ کی لاٹھی سر کے نیچے تھی آپ کو اس حالت میں دیکھ کر وہ ڈر گیا اور کہنے لگا ایسا شخص جس کی ہیبت تمام بادشاہوں کے دل میں ہے وہ خود اس حالت میں ہے۔ تو اس نے ایک جملہ کہا جو آج تاریخ اسلام

کا حصہ ہے۔ ولکنک عدلت فامنت فنمت یا عمر اے عمر تو نے عدل کیا اور مامون ہو گیا اور بے خوف سو گیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس معاشرہ میں عدل وانصاف ہو گا وہاں کبھی فساد نہیں ہو سکتا۔ اور جو عدل وانصاف سے خالی ہیں وہاں کبھی امن نہیں ہو سکتا۔ جس کا مشاہدہ ہر شخص کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستانی معاشرہ آج اس کی بدترین مثال بن چکا ہے۔ جرائم کی شرح دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ قتل وغارت پہلے سے زیادہ، چوری، راہزنی، ڈاکے جگہ جگہ ہو رہے ہیں، مجرم پکڑ کر لوگ خود سزا دیتے ہیں حتیٰ کہ قتل کر دیتے ہیں، انتظامی اور عدالتی نظام پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں خود بدلہ لیتے ہیں، انہیں معلوم ہے کہ یہاں اصل مجرم رشوت وسفارش سے عیش کرتے ہیں۔ اور بے گناہ غربت اور افلاس کی وجہ سے پس زنداں گل سڑ رہے ہیں یہ سب مفروضے نہیں بلکہ ایسی حقیقت ہے جس کا مشاہدہ پوری قوم نے گذشتہ دنوں کیا قوم کف افسوس ملتی رہ گئی اور کچھ نہ کر سکی۔ اب ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ چند سال قبل حجاج کرام کے ساتھ بڑا فراڈ ہوا۔ رہائش کے نام پر کروڑوں روپے لوٹ لیے گئے۔ حجاج کرام سراپا احتجاج ہوئے واویلا کیا۔ اخبارات اور میڈیا نے آواز اٹھائی بڑے بڑے لوگوں کے نام آئے جن میں وفاقی وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی اور راؤ شکیل نمایاں تھے۔ مقدمہ قائم ہوا تفتیش ہوئی۔ اور انہیں 19'19 سال قید بامشقت اور کروڑوں روپے جرمانہ ہوا۔ انہوں نے ہائیکورٹ اسلام آباد میں ضمانت کی درخواست دائر کی چند دنوں میں ہائیکورٹ کے فاضل جج نے تمام مجرموں کو باعزت بری کر دیا اور یہ لوگ فاتحانہ انداز میں وکٹری کا نشان بناتے ہوئے گھروں کو لوٹ گئے اور متاثرہ حجاج منہ دیکھتے رہ گئے۔

ہمیں عدالتی فیصلے سے اختلاف نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ واقعی بے گناہ ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون تھے؟ جس نے یہ دھوکہ اور فراڈ کیا اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ واردات ہوئی ہے اور وہ بااختیار شخص کہاں چلا گیا۔ جس نے حجاج کی رہائش کے نام پر کروڑوں روپے کا غبن کیا۔ کاش اس کی نشاندہی ہو جاتی اور یہ لوٹ مار کا مال نہ صرف برآمد ہوتا بلکہ حجاج کو واپس ملتا اگر یہ لوگ مجرم نہیں ہیں تو کئی سال سے جو ذلت ورسوائی ان کو ملی ذہنی اذیت اور کرب

سے دوچار ہوئے۔ اس کا ازالہ کیسے ہوا اور اگر یہی لوگ ملوث ہیں جیسا کہ ابتدائی تفتیش سے ثابت ہے تو بری کیسے ہوئے؟۔

اسی طرح کی مزید مثالیں سندھ میں ہیں کراچی کے میئر متعدد کیسوں میں گرفتار تھے۔ قتل وغارت کے سنگین مقدمات قائم ہیں لیکن تمام مقدمات میں ضمانت پر رہائی ہوئی اور آج کل میئر کراچی کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ تمام مقدمات داخل دفتر۔ جن لوگوں کو قتل کیا ان کے ورثاء کس در سے انصاف طلب کریں۔

ڈاکٹر عاصم پر ساڑھے چار سو ارب روپے کے کرپشن کے مقدمات ہیں علاوہ ازیں ذاتی ہسپتال میں دہشت گردوں کا علاج کرنے کا الگ الزام موجود ہے لیکن موصوف ضمانت پر باہر آگئے ہیں شرجیل میمن پر اربوں روپے بذریعہ لانچ دوبئ سمگل کرنے کا کیس ہے علاوہ ازیں' سنگین الزامات ہیں ملک سے فرار ہوا۔ سال بھر باہر مزے سے رہا مے نوشی کرتا رہا۔ اب واپس آیا۔ بڑے آرام سے ضمانت کرائی۔

عوامی جلسے کر رہا ہے اس کی تاج پوشی ہوئی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ جو پولیس اور رینجر اس کو گرفتار کرنے کے لیے چھاپے مار رہی تھی وہی اب اس کو تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ عوام یہ سب دیکھ رہے ہیں اور حیران ہیں کہ کیا یہی انصاف ہے؟

معاشرہ میں اب یہ تاثر عام ہے کہ آپ بڑے سے بڑا جرم کر لیں کرپشن کریں۔ سرکاری وسائل لوٹ لیں۔ زمینوں پر قبضہ کر لیں' منشیات کا کاروبار کریں' آپ کا کوئی مائی کا لال بال بیکا نہیں کر سکتا بشرطیکہ آپ کسی سیاسی جماعت سے اپنا ناطہ جوڑ لیں ایم این اے یا ایم پی اے نہ بھی ہوں کوئی بات نہیں سیاسی جماعت کے نام پر فنڈ جماعت کے سربراہ کو دیں۔ تمام تحفظات حاصل ہو جائیں گے۔ آخر ایسا کیوں ہے۔ کیا سیاسی جماعتیں اس لیے وجود میں آتی ہیں کہ وہ لاقانونیت کو فروغ دیں یہ سیاسی جماعتوں کا کلچر بن چکا ہے۔ اور وہ انتظامیہ کو دباؤ میں رکھ کر یہ کھیل کھیلتی ہیں اس سے کسی سیاسی جماعت کو استثنیٰ حاصل نہیں دینی سیاسی جماعتیں بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کو واقعی اسلامی جمہوریہ بنایا جائے اور قانون کی بالادستی قائم کی جائے اس کے لیے پارلیمنٹرین کو مرکزی کردار ادا کرنا ہوگا۔ عدل وانصاف کی

فراہمی میں تمام رکاوٹوں کو ختم کرنا ہوگا۔ بلا استثناء سب کو جوابدہی کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ ایسا ماحول بنانے کی ضرورت ہے کہ انصاف ہوتا نظر آئے اور مظلوم کو اس کا حق اس کی دہلیز پر ملنا چاہئے۔ ہمارے ہاں عدالتی نظام بہت مہنگا ہے وکیلوں کی فیسیں اس سے الگ ہیں حکومت کو چاہئے کہ اس پر نظر ثانی کرے۔ اور انصاف کی فراہمی کو آسان اور مفت بنائے۔

## قبل از وقت!

بہت ساری باتوں' حادثات و واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے دانشور اور تجزیہ نگار یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں کہ اس پر بات کرنا قبل از وقت ہے۔ اس کا سادہ سا مفہوم یہ لیا جا سکتا ہے کہ ابھی حقائق سامنے نہیں ہیں لہٰذا اس پر کچھ کہنا قبل از وقت ہے یا اس کا یہ مطلب بھی نکالا جا سکتا ہے کہ حقائق تو معلوم ہیں لیکن اس پر رائے زنی سے شکوک شبہات اور بدگمانی جنم لیتی ہے لہٰذا فوراً رد عمل دینا مناسب نہیں یہ کہہ کر بات ختم کر دی جاتی ہے کہ کوئی بات کرنا قبل از وقت ہے لیکن کچھ عرصہ بعد جب عام لوگ بھی اس پر تبصرے شروع کر دیتے ہیں کہ جناب ہم نہ کہتے تھے لیکن کسی نے ایکشن نہیں لیا۔

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے گرد و پیش بہت سے واقعات رونما ہوتے ہیں بحیثیت عام شہری ہم اس سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں لیکن کسی انجانے خوف سے اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور اس پر کسی قسم کا ردعمل نہیں دیتے۔ اور امید رکھتے ہیں کہ جلد ہی یہ بات باہر آ جائے گی تو پھر اس کی تائید کریں گے مثال کے طور پر پولیس مقابلہ جسے ماورائے عدالت قتل کہا جاتا ہے اکثر جگہوں پر یہ حادثات ہوتے ہیں ملزم قتل ہو جاتے ہیں پولیس والوں کو خراش تک نہیں آتی ورثاء احتجاج کرتے ہیں کہ نوجوان کو گھر سے اٹھا کر لے گئے یا تھانے بلایا دو چار دن سے غائب تھا۔ آج یہ حادثہ ہو گیا۔ یہ کام تسلسل سے جاری ہے۔۔ اسی طرح بہت سے نوجوانوں کو قانون نافذ کرنے والے ادارے تفتیش کے لیے اٹھا لے جاتے ہیں۔ کئی کئی مہینے رکھتے ہیں دل کرے تو کسی ویران جگہوں پر چھوڑ جاتے ہیں یا پھر دہشت گردی کے ضمن میں قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ خوف کا یہ عالم ہے کہ ورثاء بھی اس پر بات کرنا ''قبل از وقت'' سمجھتے ہیں گذشتہ کئی سالوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ کتنے

لوگ اس طرح قتل کیے جا چکے ہیں لیکن دہشت گردی بدستور جاری ہے اس سے کمی واقعہ نہیں ہوئی۔ آخر وجہ کیا ہے؟

اس لیے میں ''قبل از وقت'' بات کرنا چاہتا ہوں۔ دہشت گرد سمجھ کر جن لوگوں کو پکڑا جاتا ہے اور پھر انہیں عدالت میں پیش کیے بغیر قتل کر دیا جاتا ہے یہ درست نہیں بلکہ جرم ہے۔ یہ بات میں مجرموں کی ہمدردی یا حمایت میں نہیں کہتا بلکہ میرے نزدیک وہ لوگ زیادہ ہمدردی کے مستحق ہیں جو قتل کر رہے ہیں کیونکہ ان کے ہاتھ سے ناحق قتل اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا جرم ہے۔ دنیا میں انہیں کوئی نہ پوچھے گا مگر آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کیا جواب دیں گے اس لیے میں اپنے ان تمام افسران اور ذمہ داران سے عرض کروں گا کہ وہ ماورائے عدالت قتل میں حصہ نہ لیں۔ ناحق خون سے اپنا ہاتھ نہ رنگیں۔ تاکہ آخرت میں جواب دہی سے بچ جائیں۔

آپ کی ذمہ داری ہے کہ امن و امان قائم کریں۔ مجرموں کو پکڑیں، تفتیش کریں، اور عدالت میں پیش کر دیں۔ عدالت کا کام ہے کہ اسے قرار واقعی سزا دے۔ لیکن ملزم کو صفائی کا موقعہ دیئے بغیر سزا دینا درست نہیں۔ پاکستان کا آئین اور قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ میں پھر گذارش کروں گا کہ ہو سکتا ہے کہ ایسے افراد کے قتل پر آپ کو حسن کارکردگی سرٹیفکیٹ اور نقد انعامات سے نوازا جائے لیکن یاد رکھیں اگر وہ بے گناہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں وہ ضرور مقدمہ کر دے گا۔ کہ اے اللہ اس سے پوچھ مجھے کس جرم میں قتل کیا۔ بای ذنب قتلت...... تو پھر کیا جواب ہوگا۔

ہم ردالفساد کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور ایسے تمام شرپسندوں کی مذمت کرتے ہیں جو فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں۔ ان کو پکڑیں اور فوری انصاف کی فوجی عدالتوں میں پیش کر دیں۔ جس کی منظوری پارلیمنٹ اور ایوان بالا دے چکے ہیں میرے خیال میں ہمارا یہ مشورہ ''قبل از وقت'' کے زمرے میں نہیں آتا۔ بلکہ عین وقت کی بات ہے امید ہے تمام ادارے ہمدردی سے غور فرمائیں گے۔